22341 - غیر شرعی طریقہ سے ذبح کردہ گوشت حرام ہونے کی علت

سوال

کیا غیر شرعی طریقہ سے ذبح کردہ مثلا پسٹل سے مار کر یا جھٹکا وغیرہ طریقہ کے ذریعہ ذبح کردہ جانور کے حرام ہونے کا واضح سبب پایا جاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

آپ کہہ دیجئے کہ جو احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو، پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا تو واقعی آپ کا رب غفور الرحیم ہے الانعام (145).

خون ایسی چیز ہے جو شرعی طریقہ سے ذبح کیے بغیر گوشت کھانے کو حرام کرتا ہے، ہماری سلیم شریعت مطہرہ نے آخری حد تك جتنا بھی ممکن ہو سکے اس خون سے ذبح کردہ جانور کو خون سے خالی کرنے کا قصد کیا ہے، اور یہ صرف اس لیے ہے کہ خون کھانے کے نتیجہ میں ضرر اور نقصان ہوتا ہے.

اور یہ کوئی معقول یا مقبول بات نہ تھی کہ حتمی طور پر اسلام یہ شروط لاگو کرے تا کہ ذبح کردہ جانور کو خون سے شرعی ذبح کے ذریعہ خالی کیا جائے، اور پھر پلٹ کر جانور سے باہر اس بہنے والے خون کو پینا یا کھانا مباح کر دے، اس بنا پر یہ حتمی امر تھا کہ اسلام انسان کے لیے خون بطور غذا حرام کر دے.

بلکہ خون کی حرمت جانور ذبح کرنے اور اسے خون سے خالی کرنے کی ظاہر حکمت اور شرعی مقصد شمار ہوتا ہے، کیونکہ یہ کھانے والی اشیاء میں سب سے خبیث چیز ہے جس کے بارہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حکم لائے ہیں:

اور وہ ان کے لیے پاکیزہ اشیاء حلال کرتا ہے، اور ان پر خبیث اشیاء حرام کرتا ہے الاعراف (157).

امام طبری رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

" یا دم مسفوح یعنی بہنے والا خون " اس کا معنی یہ ہے کہ یا بہنے والا سائل خون، اور اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو اس کی حرمت معلوم کرانے میں جو شرط رکھی ہے وہ یہ کہ وہ خون بہنے والا ہو، دوسرا نہیں، یہ اس کی واضح دلیل ہے کہ جو خون مسفوح یعنی بہنے والا نہ ہو وہ حلال ہے اور نجس نہیں.

عکرمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر یہ آیت نہ ہوتی تو مسلمان رگوں میں بھی پیچھا کرتے جو یہودیوں نے نہیں کیا، اور ماوردی بیان کرتے ہیں: غیر مسفوح یعنی بہنے والے خون کے علاوہ دوسرا خون اگر تو وہ رگوں میں اور جما ہوا ہو مثلا جگر اور تلی تو یہ حلال ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کیے گئے ہیں.... " الحدیث.

بہنے والے خون کی حرمت میں راز آج اہل طب اور میڈیکل، اور لیبارٹری ٹیسٹ کرنے اور دقیق علم کائنات رکھنے والوں کے ہاں معروف ہے کہ خون جراثیم کی نشو و نما کے لیے سب سے بہتر چیز ہے، اس لیے اگر کوئی شخص خون پیتا ہے تو اس نے وہ کھیت نوش کر لیا جس میں جراثیم نشوونما پائینگے اور کثرت سے پیدا ہونگے اور ہلاک کرنے والا زہر نکالینگے، اور یہ معلوم ہے کہ جب معدہ کے امراض پیدا ہوتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں جراثیم کے حملے کتنے اثرا انداز ہوتے ہیں.

اور اگر یہ کہا جائے کہ خون کو آگ پر پکا کر کھانا بلاشك اس بکٹیریا اور میکروبات کو قتل اور ختم کرنے کا باعث ہے، اور اسے بالکل ختم کرنے کے ساتھ نفع مند غذائیت کو باقی رکھتا ہے ؟

تو اس کا جواب یہ ہے:

اس زہر میں ایسے بھی ہیں جو کھولنے اور پکانے سے بالکل تبدیل نہیں ہوتے اور اسے جسم کے لیے فائدہ مند نہیں بناتے، اور کچھ زہر تو ایسے بھی ہیں جو بالکل تبدیل ہی نہیں ہوتے، بلکہ پکانے کے بعد بھی وہ ہلاك کرنے کی صلاحیت باقی رکھتے ہیں، بلکہ یہ ممکن ہے کہ وہ حرارت کے اثر سے اس سے بھی زیادہ ہولناکی اختیار کر جائیں.

اور ممکن ہے خون نوش کرنے والا جس فائدہ کی توقع کر رہا ہے کہ یہ مادہ غذائیت تقویت دیتا ہے، تو یہ اس کی خام خیالی ہے اور یہ فائدہ منعدم ہے، جب خون کی تکوین اور طبیعت کو دیکھیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کو

ہضم کرنا بہت مشکل ہے، وہ اس طرح کہ اگر اس کی قلیل سی مقدار بھی معدہ میں چلی جائے تو انسان فورا قئی کرنا شروع کر دیتا ہے، یا پھر یہ پاخانہ کے راستے بغیر ہضم ہوئے سیاہ مادے کی صورت میں خارج ہو جاتا ہے.

اور اس کے ہضم ہونے میں مشکل اور اسے سیاہ پاخانہ کے رنگ میں تبدیل ہونے کا سبب سرخ مادہ (ہیموجلوبین) ہے جو اساسی طور پر لوہے کے عنصر سے بنتا ہے پایا جاتا ہے، اور ہضم کے عمل کے دوران اور اس پر وقت گزرنے کی وجہ سے اس میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے جس سے بھی جسم کو ضرر اور نقصان ہوتا ہے.

اور اگر یہ کہا جائے کہ پکانے سے بھی خون تحلیل ہو کر آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے، اور غذائیت کا فائدہ دیتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے:

خون پکانے اور ابالنے سے اس میں پائے جانے والا تمام مواد جم جاتا ہے، اور اس کی بنا پر وہ اور بھی سخت اور مشکل ہو جاتا ہے، اور پہلے سے زیادہ نقصاندہ اور کم فائدہ بن جاتا ہے.

سینکڑوں بار علمی سرچ کرنے اور خون کے لیبارٹری ٹیسٹ اور اس کے دقیق پوشیدہ راز معلوم کرنے بہت وسعت پیدا ہونے سے یہ بغیر کسی اختلاف کے یہ واضح ہوا ہے کہ اس پر میڈیکل کے سارے افراد متفق ہیں کہ خون پینے یا اسے پکانے یا استعمال کرنے کی بنا پر صحت کو نقصان ہوتا ہے، اور خون پینا سم قاتل کی حیثیت رکھتا ہے جو درج ذیل علمی حقائق سے سامنے آئے ہیں:

اول:

خون اپنی آخری ترکیب میں جو اساسی عنصر سے بنتا ہے اور وہ عنصر پانی جو نوے فیصد (90 %) کے تناسب سے سائل مادے کی شکل میں پایا جاتا ہے جس میں خون کے ذرات (جو پلازم کے نام سے معروف ہیں) اور باقی خون کے خلیہ اور دوسرے عناصر پر مشتمل ہوتا ہے.

اور اس بنا پر کہ جو شخص خون اور دوسرے عناصر پینا چاہے، اور اس وجہ سے کہ جو خون پینا چاہے، یا اسے پکا کرکھانا چاہے تو وہ ایك عالی یا عام قسم کی غذائی قیمت کی بنا پر ایسا کرتا ہے، تو یہ علمی حقیقت اس کا ثبوت پیش کرتی ہے کہ اسے دم مسفوح کی بہت زیادہ مقدار نوش کرنی چاہیے تا کہ وہ خونی پروٹین کی قلیل سی مقدار کے ساتھ فولاد کی بھی تھوڑی سی مقدار حاصل کرسکے، اس طرح کہ اس سے پیدا ہونے والے خطرات کا مقابلہ کرنے کا مستحق نہیں.

یعنی مختصر طور پر یہ کہ: جو تصور کیا جاتا ہے خون اس کے برعکس ہے، اس میں غذائی اعتبار سے بہت ہی کم عنصر پایا جاتا ہے، اس بنا پر خون کو شرعا حرام کرنا خون کے رئیسی عناصر میں سے ایك عنصر غذائیت سے مسلمانوں کو محروم کرنے کا باعث نہیں بنتا.

دوم:

اس سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ خونی پروٹین کی یہ مقدار بھی شدید قسم کے زہر کے ساتھ مخلوط ہو کر آتی ہے جو انتہائی درجہ کی نقصاندہ ہے، جس کو استعمال کرنے سے جان کو خطرہ میں ڈالنے کےمترادف ہے.

اور ان زہریلے عناصر میں سب سے پہلا عنصر وہ قاتل گیس ہے جس سے خون بھرا ہوتا ہے، اور وہ گیس دوسری کاربن ڈائی اکسائڈ ہے، جو جسم کی ساری رگوں میں خون کے ساتھ دوڑتی ہے.

اور جب خون پینے والا وہ خون حیوان سے لیتا ہے تو وہ اس خون کو پیئے یا پھر پکا کر کھائیگا جس میں کاربن ڈائی اکسائڈ گیس جو قاتل اور دم گھٹنے والی گیس ہے، اور وہ جانور جو گلا دبا کر مرا ہو اس کے خون میں یہ گیس تو اور بھی زیادہ جمع ہوتی ہے اور اس کے قاتل اثرات کی بنا پر موت واقع ہوتی ہے.

آپ کے لیے یہ مخفی نہیں رہنا چاہیے کہ بار بار تکرار کے ساتھ خون پینے والا عادی شخص اس گیس کو اپنے اندر جمع کر رہا ہے، جو گیس کی مقدار کے حساب سے اس کے لیے نقصاندہ ہے، اور جس قدر پینے والے کے جسم کے اندر تاثیر کی قابلیت ہو گی اسی طرح اسے ضرر بھی زیادہ ہو گا.

عزیز قارئین کرام:

یہاں ہم نے جو ذکر کیا ہے وہ تو صرف پینے یا اسے پکا کر کھانے والے پر خون کے عناصر کے اثرات کے خطرات ہیں، جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ کچھ ایسے خطرات اور نقصانات بھی ہیں جو انتہائی خطرناك ہیں جن کا ڈائریکٹ اثر ان عوامل پر ہوتا ہے جو اللہ تعالی نے خون میں پیدا کیے ہیں اور حیوانات کے جسم میں وظائف کی ادائیگی میں ممد و معاون بنتے ہیں، اور ان کی ادائیگی اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب وہ سائل اور جاری ہو.

خون پینے کے خطرناك انجام میں سے اگر ہم صرف ایك پر کفائت کریں تو صحت و علم کی قدر کرنے والی امت کے لیے اس خون کی شرعی حرمت کے لیے یہی ایك انجام کافی ہے، چاہے وہ امت کافر ہی ہو:

اللہ تعالی جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے، اور جسے وہ حکمت عطا کرے تو اسے بہت ساری خیر کثیر عطا

کر دی گئی، اور صرف عقل والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں البقرة (269).

تو پاک ہے وہ ذات جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کچھ سکھایا جسے وہ نہیں جانتے تھے، اور اللہ تعالی نے اس کو بطور امتنان بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اور اللہ تعالی نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی، اور آپ کو وہ کچھ سکھایا جو تم نہیں جانتے تھے، اور آپ پر اللہ تعالی کا بہت بڑا عظیم فضل تھا النساء (113).

اور پاک ہے وہ ذات جس نے دنیا کو یہ صحیح اور مستقیم دین اسلام عطا کیا جس نے کوئی چھوٹی اور کوئی بڑی چیز نہیں چھوڑی بلکہ اسے لوگوں کے لیے پورے صحیح منہج اور صراط مستقیم کے ساتھ بیان کر دیا، اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

یقینا تمہارے پاس اللہ تعالی کی جانب سے نور اور واضح کتاب آ چکی، اللہ تعالی جس کے ذریعہ سے انہیں جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے، اور انہیں اپنی توفیق سے اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے، اور راہ راست کی طرف ان کی راہنمائی کرتا ہے المآئدة (15 ـ 16).